سوال

(57) زیرناف بالوں کی صفائی کےلیے حد اور مدت نیز معذور اور مریض شخص کیا کرے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

شرعاً حکم ہے کہ زیرِناف بال ایک ماہ کے اندر اندر ہر ماہ صاف کیے جائیں۔ اس میں تشریح طلب درج ذیل مسائل ہیں مہربانی فرما کر ازروئے شریعت وضاحت فرمادیں۔

۱۔ زیرناف سے مراد ہے کہ بال ٹھیک ناف سے لے کر خادوں سے نیچے تک کا حصہ صاف کیا جائے۔ کیا خادوں کے بال بھی صاف ہوں۔ زیرِناف کی عملاً حد کیا ہوگی؟

۲۔ ایک بوڑھا آدمی جس کے ہاتھ کانپتے ہوں۔ خطرہ ہے کہ وہ صفائی کرتے وقت زخم لگا بیٹھے گا۔ اس کی بابت کیا حکم ہے؟

۳۔ شوگر کا مریض ہے۔ خدانخواستہ صفائی سے زخم لگا بیٹھتا ہے اس کی بابت شرعا کیا حکم ہوگا؟

۴۔ کتنے عرصہ کے اندر بالوں کی صفائی ضروری ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

صحیح احادیث میں زیرِناف بالوں کی صفائی کو پیدائشی سُنتوں میں سے شمار کیا گیا ہے۔ روایات میں اس کےلیے لفظ ''الاِستحداد'' (لوہے کو استعمال کرنا یعنی استرا یا سیفٹی وغیرہ) اور ''العانۃ'' وارد ہوا ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ''العانۃ'' سے مراد وہ بال ہیں جو آدمی کے آلۂ تناسل کے اُوپر اور اس کے گرد ہوتے ہیں۔ اور اسی طرح وہ بال جو عورت کی شرمگاہ پر ہوتے ہیں۔ ابن سریج نے کہا ہے کہ یہ وہ بال ہیں جو انسانی حلقہ دُبر پر اُگتے ہیں۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس کا ماحصل یہ ہے کہ قُبل اور دُبُر اور ان کے گرد بالوں کو مونڈنا مستحب ہے۔ علامہ شوکانی رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ اگر استحداد بمعنی ''العانہ'' ہو جس طرح کہ نووی نے کہا ہے تو بایں صورت دُبر پر اُگنے والے بالوں کو مونڈنے کی سنیت ثابت نہیں ہوتی۔ اگرچہ لوہا سے مونڈنا ''حلق العانہ'' سے عام ہے جس طرح ''قاموس'' میں ہے، لیکن صحیح مسلم وغیرہ میں ''الاِستحداد'' کے بجائے حدیث ''دس چیزیں فطرت سے ہیں۔'' میں ''حلقُ العَانۃ'' کو شمار کیا گیا ہے۔ اس سے اِستحداد کے اس اطلاق کی وضاحت ہوتی ہے جو حدیث ''پانچ چیزیں فطرت سے ہیں'' میں وارد ہے۔ اس سے اس دعویٰ کی صداقت ظاہر نہیں ہوتی کہ دُبر کے بال مونڈنے سنت ہیں یا مستحب ہیں، الا یہ کہ وہاں کوئی دلیل ہو۔ ہمیں اس بات کا علم نہیں ہو سکا کہ نبی ﷺ یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی نے دُبر کے بال مونڈے ہوں۔ نیل الأوطار (۱۲۳/۱۔۱۲۴) اس تشریح سے واضح ہو گیا کہ خادوں اور خصیتین وغیرہ پر موجود بالوں کو بھی صاف کرنا چاہیے۔ البتہ ناف کے نیچے کی متصل حد شاید اس میں شامل نہ ہو۔

۲۔ بوڑھا یا کمزور آدمی جس کے ہاتھ کانپتے ہوں ان کے لیے یہ ہے کہ وہ پوڈر وغیرہ استعمال کرسکتے ہیں۔ امام نووی رحمہ اللہ نے اس کے جواز کی تصریح کی ہے۔

۳۔ شوگر کا مریض بھی پوڈر کو استعمال میں لائے۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اسی طرح بال کترے یا اکھاڑے بھی جاسکتے ہیں اگرچہ افضل مونڈنا ہے۔

۴۔ زیرِناف بالوں کی صفائی کا وقفہ چالیس دن سے زیادہ نہیں ہونا چاہیے۔ اس سے پہلے حسبِ ضرورت صفائی ہوسکتی ہے۔ حدیث میں ہے:

'أَن لَّا نَترُکَ أَکثَرَ مِن أَربَعِینَ لَیلَۃً' صحیح مسلم، بابُ خِصَالِ الفِطرَۃِ، رقم: ۲۵۸، سنن ابن ماجہ، بَابُ الفِطرَۃِ، رقم: ۲۹۵

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الطہارۃ: صفحہ: 116

محدث فتویٰ